© rasailojaraid.com

قسط پانزدھم ۱۵:-

میر کا سیاسی اور سماجی ماحول

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب، استاذ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

(سلسلہ کے لئے دیکھئے برہان اگست ۱۹۶۴ء)

بکر عید یا عید الضحیٰ | اُس دن بادشاہ عیدگاہ پر اونٹ کی قربانی کرتا تھا، عید الفطر کی طرح اس دن بھی لوگ سج دھج کر عیدگاہ کو نماز ادا کرنے کے لئے جاتے تھے، نماز کے بعد گلے ملتے اور واپس آکر گھروں میں قربانیاں کرتے۔ بادشاہ کا دربار عام ہوتا، رقص و سرود کی محفلیں منعقد ہوتی تھیں، نذریں پیش کی جاتیں، تہنیت نامے پڑھے جاتے اور مبارک باد دی جاتی ہے[1]۔

عیدین سے متعلق میر کے ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں :-

ہو چکی عید تو گلے نہ ملا ؛ عیدِ آئندہ تک رہے گا گِلا

ہمارا آہ! تم کا تو گلا مت ؛ گلے مل عیدِ قرباں کو سبھوں کے

رہتا تھا جو ہمارے گلے ہی لگا ہمیش ؛ اب عید بھی بغیر ملے اس کے ہے دہا

سو میر وہ ملنا بھی اب ترک ہے عیدوں کا ؛ کرتے ہیں پس از سالے دل شاد گلے لگ کر

ملو عید ہے ہمارے گلے سے ؛ ہے دید وادید اب روزے گئے

محرم | مسلمانوں کا نیا سال محرم کی پہلی تاریخ سے شروع ہوتا ہے، لہٰذا یہ خوشی کا موقع ہونا چاہئے تھا، مگر

---

[1] برائے تفصیل، نادراتِ شاہی - ص ۷۷، ۷۹، ۸۲، ۸۸، ۸۳، ۸۵، ۸۶، ۹۰، ۱۲۴، منوچ ج ۲، ص ۵۰ ۳۴۹ - اسلامی تہوار، ص ۷۸، دیوان مصحفی (قلمی) حصہ ششم ص ۱۵ ب، کلیاتِ سودا - حصہ دوم، ص ۴۷، ۸۰، ۹۰، ہندو مسلم تہوار - ص ۲۱۴ -

© rasailojaraid.com